Regd No L5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم چہار شنبہ

۱۵ ذیقعد ۱۳۷۱ ہجری

جلد ۴۱/۶ ۶ ظہور ۱۳۳۱ ہش ۶ اگست ۱۹۵۲ء نمبر ۱۸۵

جنوبی کوریا میں صدارتی انتخاب شروع ہو گیا

پوسان ۵ اگست :- آج جنوبی کوریا کے باشندے صدر نائب صدر اور پارلیمنٹ کے انتخاب کے لئے ووٹ ڈال رہے ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ وہاں صدر عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو رہا ہے۔ صدارت کا ایک کمیونسٹ بھی امیدوار ہے۔ وہ پہلے اسمبلی کا ڈپٹی سپیکر تھا۔ جمعرات کے روز ووٹوں کی گنتی ہوگی۔

گجرات میں پنجاب مسلم لیگ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس

گجرات ۵ اگست :- پنجاب کے وزیر صحت و تعلیم سردار عبدالحمید دستی نے کل مسلم لیگ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پنجاب کی موجودہ مسلم لیگی وزارت صوبے کے عوام کی حالت سدھارنے کے لئے انتھک کام کر رہی ہے آپ نے مزید فرمایا کہ وہ اپنے ایک ایک وعدے کو پورا کرنے کا تہیہ کر چکی ہے کمیٹی کا اجلاس ضلع گجرات کے لوگوں کی شکایات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا۔ سردار دستی اس کمیٹی کے صدر ہیں۔ یہ کمیٹی تمام اضلاع کا دورہ کریں گی۔ اور ہر ضلع کے مقامی مسائل پر غور کرکے موقع پر ہی ان کا مناسب حل تلاش کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس مقصد کے لئے ضلع گجرات کو سب سے پہلے منتخب کیا گیا۔ وزیر موصوف نے مقامی آبادی کے مسائل کو سلجھانے کے لئے پنجاب مسلم لیگ کے نئے پروگرام کی وضاحت کی سٹینڈنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۸ اگست کو کیمبل پور میں ہوگا۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۵ اگست :- مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت کل کی نسبتاً آج بہتر ہے۔ کمزوری بھی قدرے کم ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مشرقی بنگال میں حلقہ ہائے انتخاب کی تعیین

ڈھاکہ ۵ اگست :- مشرقی بنگال میں حلقہ ہائے انتخاب کی از سر نو حد بندی کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے وہ عنقریب صوبے کا دورہ شروع کر دے گی۔ کمیٹی کا دورہ اکتوبر کی ۷ تاریخ تک جاری رہے گا۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان نئے تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے

یہ معاہدہ جس بنیاد پر طے پایا ہے۔ وہ سابقہ معاہدوں سے قدرے مختلف ہے

کراچی ۵ اگست :- آج نئی دہلی میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان نئے تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ پاکستان کی طرف سے پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر کرامت اللہ نے دستخط کئے۔ باضابطہ طریق پر معاہدہ اس وقت شائع کیا جائے گا۔ جب دونوں حکومتیں اسے منظور کر لیں گی یہ آئندہ سال ۳۰ جون تک نافذ العمل رہے گا۔ یہ معاہدہ سابقہ معاہدوں سے قدرے مختلف ہے۔ نیا معاہدہ اس بنیاد پر طے پایا ہے۔ کہ تجارت ان اشیاء تک ہی محدود نہیں رہے گی۔ جن کا تجارتی معاہدے میں ذکر ہے۔ ایسی اشیاء کے بارے میں پرائیویٹ فرمیں خاص شرائط کے مطابق براہ راست سودا کر سکیں گی۔ پاکستان جو چیزیں فراہم کرے گا۔ ان میں کھالیں اور مچھلیاں شامل ہیں۔ جو چیزیں ہندوستان سے پاکستان آئیں گی۔ ان میں لوہا فولاد ریلوے کا سامان۔ عمارتی لکڑی اور بعض قسم کی مشینری شامل ہے۔ معاہدے میں پٹ سن اور کوئلہ شامل نہیں کیا گیا ہے۔ دونوں ملکوں کے نمائندے اس بات پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ سٹرلنگ علاقوں اور آسان کرنسی والے علاقوں کے لئے دونوں ملکوں نے درآمد و برآمد کے جو لائسنس جاری کئے ہیں۔ وہ ہندوستان اور پاکستان کے لئے بھی کارآمد ہوں گے۔ مسٹر کرامت اللہ صاحب اور پاکستانی وفد کے بعض اراکین آج نئی دہلی سے کراچی واپس پہنچ گئے۔

جنیوا میں مسئلہ کشمیر پر بات چیت ایک ہفتہ جاری رہے گی!

نئی دہلی ۵ اگست :- ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بتایا ہے۔ کہ جنیوا میں ڈاکٹر گراہم سے ہندوستان اور پاکستان کے وزیروں کی جو بات چیت ۲۵ اگست سے شروع ہو رہی ہے وہ ایک ہفتہ جاری رہے گی۔ آج انہوں نے ایوان بالا میں مسئلہ کشمیر پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر گراہم نے یہ کانفرنس اس لئے طلب کی ہے۔ کہ بارہ تجویزوں میں سے چار یا پانچ پر سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے۔ اس لئے وہ طرفین کے اعلیٰ نمائندوں سے مزید بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ اب تک جو گفتگو ہو چکی ہے کانفرنس میں اس امر پر بھی غور کیا جائیگا۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بعض دوسرے معاملات بھی زیر غور آئیں۔ اور متنازعہ فیہ امور کے حل کے لئے نئے راستے بھی تلاش کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کشمیر کا ہندوستان کے ساتھ قانونی الحاق ۱۹۴۷ء میں ہی ہو چکا ہے۔ یہ کہنا کہ بعض تازہ فیصلوں کے بعد ایسا ہوا ہے۔ غلط ہے۔ اس وقت جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہاں کے لوگوں سے اس کی توثیق کرائی گئی ہے۔

وفد پارٹی سے ۱۲ ممبر خارج کر دیئے گئے۔ ان میں تین سابق وزیر بھی شامل ہیں

بعض اور ممبران کے خلاف تحقیقات کرنے کیلئے ایک خاص کمیٹی کا تقرر

قاہرہ ۵ اگست :- وفد پارٹی کو ناپسندیدہ عناصر سے پاک کرنے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ چنانچہ اب تک بارہ ممبروں کا اخراج عمل میں آچکا ہے۔ ان میں سابق وفد کابینہ کے تین وزیر بھی شامل ہیں۔ بعض اور ممبران کے خلاف بدعنوانیوں کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک خاص کمیٹی بھی مقرر کر دی گئی ہے۔ ادھر مصری کابینہ نے نظم و نسق کی تطہیر کے سلسلے میں بعض معین تجویزیں منظور کر لی ہیں۔ وزیروں اور افسروں پر بدعنوانیوں کے الزامات کی تحقیقات کرنے اور ان پر مقدمہ چلانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ سرکاری افسروں کو اپنی جائداد اور املاک وغیرہ کی بھی پڑتال کرانی ہوگی۔ اور ثابت کرنا ہوگا۔ کہ یہ چیزیں جائز ذرائع سے حاصل کی گئی ہیں۔ اس ضمن میں ان کے عزیزو اقارب اور بیویوں وغیرہ کی بھی گواہیاں لی جائیں گی۔ برطانوی سفیر مسٹر رالف سٹیونسن نے وزیر اعظم علی ماہر پاشا سے آج پھر ملاقات کی۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ میں نے مصری وزیر اعظم سے مشرق وسطی کے دفاع کے متعلق بات چیت کی ہے۔

ایک لاکھ آدمی سیلاب کی زد میں

نئی دہلی ۵ اگست :- بہار میں دریائے کوسی اور کملا میں سیلاب آنے کی وجہ سے قریباً ایک لاکھ آدمیوں کو نقصان پہنچا ہے اس وقت اندازاً ۱۷۵ گاؤں زیر آب ہیں۔

پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ

تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

۳ کروڑ ۵۳ لاکھ پونڈ چائے کی فروخت

کراچی ۵ اگست :- اس سال اب تک ۳ کروڑ ۵۳ لاکھ پونڈ پاکستانی چائے برطانیہ میں فروخت ہو چکی ہے۔ کل ۳ کروڑ ۹۵ لاکھ پونڈ چائے برطانیہ بھیجی گئی تھی۔ امید ہے باقی ۴۰ لاکھ پونڈ بھی آئندہ چند مہینوں میں فروخت ہو جائے گی۔

جون کے مہینے میں ۳½ لاکھ روپے جمع ہوئے

لاہور ۵ اگست :- اس سال جون کے مہینے میں پنجاب میں چھوٹی بچت کی سکیم کے تحت ساڑھے تین لاکھ روپے جمع ہوئے ہیں سب سے زیادہ رقم ضلع لاہور میں جمع ہوئی جو ۹۵۰۰۰ روپے کے قریب بنتی ہے دوسرے نمبر راولپنڈی کا ہے جہاں ۴۲ ہزار روپیہ جمع ہوا۔

ایڈیٹر مسٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کراکر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۷ راگست ۱۹۵۲ء

کیا مسئول "زمیندار" کا کوئی علاج نہیں ؟

روزنامہ "زمیندار" میں آج پھر چوہدری ظفر اللہ خان کے نام ایک مراسلہ مسئول زمیندار میاں اختر علی خان کی طرف سے شائع ہوا ہے آپ فرماتے ہیں۔

مکرم چودھری صاحب!

اس سے قبل دو کھلے مکتوب آپ کے نام ان کالموں میں درج کئے جا چکے ہیں۔ مجھے نہ تو توقع تھی نہ ضرورت کہ آپ ان کا جواب دیں گے۔ لیکن میرے ہاتھ میں چونکہ عوام کا قلم ہے اس لئے میں اتنا ضرور چاہتا تھا کہ آپ میری معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور کرتے۔ (زمیندار ۶ راگست)

ذرا اندازِ تحریر ملاحظہ ہو گویا چوہدری ظفر اللہ خان مسئول زمیندار کا مسئول ہے۔ گویا آپ واقعی خدائی فوجدار ہیں۔ اور آپ کی خرافات کا کوئی جواب نہ دے تو پاکستان کا وزیر خارجہ ہو ہی نہیں سکتا۔

خدا کی شان ہے کہ جس شخص کو قائد اعظم مرحوم نے اپنے ہاتھ سے پاکستان کا وزیر خارجہ بنایا۔ اور جس کو خان لیاقت علی خاں نے اپنا قوی ترین دست و بازو بنائے رکھا۔ اسکو ایک ایسا شخص جس کی تمام عمر معذرت طلبیوں میں گزری ہے۔ اور جو لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر غلط بیانی کرسکتا ہے للکار کر وزارتِ خارجہ سے مستعفی ہونے کا حکم دے رہا ہے حالانکہ اس کی چیخ و پکار دیوانہ کی بڑ سے زیادہ نہیں سمجھی جا رہی

کیا حکومت کا فرض نہیں ہے کہ ایسے شخص کے منہ میں لگام دے۔ اور اسے نہ صرف چوہدری ظفر اللہ خان بلکہ ایک معصوم جماعت کی تخویف و ترہیب سے باز رکھے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ چوہدری ظفر اللہ خان یا جماعت احمدیہ تنقید سے بالا ہے۔ لیکن انسان کو کسی پر تنقید کرتے وقت کچھ تو اخلاقی اقدار کا پاس رکھنا چاہیئے۔ اور طرز کلام شریفانہ تو اختیار کرنا چاہیئے۔

مسئول صاحب کا طرز کلام ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:۔

"آپ نے خیریت اسی میں دیکھی کہ لاٹھی بند پولیس کے پہرے میں لاہور آئیے اور یہاں سے ربوہ کے قصر خلافت کی پُراسرار عافیت گاہوں میں جا کر پناہ گزین ہو جائیے۔

یہ کس قدر حیرت ناک ہے کہ جس شخص نے ملک کی فضا کو خود زہر آلود کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہو وہی طعنہ زنیاں بھی شروع کر دے۔ کہ ہماری بھڑکائی ہوئی آگ میں کیوں نہیں گر پڑتے۔

مسئول زمیندار اس طرح فقرہ پر فقرہ جماتا چلا جاتا ہے۔ اور جو منہ میں آتا ہے کہتا چلا جاتا ہے۔ آخر میں لکھتا ہے۔

"باقی رہا آپ کا اسلحہ پوش سپاہیوں کے جلو میں باہر نکلنا۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ اس تکلف کی کیا حاجت ہے؟ کیا آپ نے مسلمانوں کو اتنا کم ظرف خیال کر رکھا ہے کہ وہ ایک اقلیتی فرقہ کے فرد پر ہاتھ اٹھائینگے؟ شاید آپ کو یاد نہیں رہا کہ مسیلمہ کذاب بھی آقائے دو جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عہد مبارک میں حضور کے دوش بدوش ایک ہی ملک میں رہا کرتا تھا۔ لیکن کیا کسی مسلمان نے اس سے بدسلوکی کی؟" (روزنامہ زمیندار ۶ راگست)

کہاں ہیں وہ علمائے اسلام جو کہتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کو ارتداد یا نبوت کا جھوٹا دعوے کرنے کی وجہ سے حوالہ تیغ کیا گیا تھا۔ کیا فرماتے ہیں مودودی صاحب اس مسئلہ میں؟

آپ سچے ہیں یا میاں اختر علی؟

آخر میں آپ فرماتے ہیں۔

"آپ بے فکر ہو کر لاہور تشریف لائیے۔ میں ذمہ لیتا ہوں"۔

یا تو آپ کوتوال ہیں اور یا شورش پسندوں کے سرپنچ کوئی دوسرا ایسا دعوے نہیں کرسکتا۔

آخر اس طرح ملک کی فضا خراب کرنے والے مسئولوں کا کوئی علاج بھی ہے یا نہیں؟

سایہ ہے تم پہ آپ ہی یزداں کئے ہوئے

از مکرم عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے

کثرت پہ اپنی ناز ہے طاقت پہ ہے غرور
پھرتے ہیں میرے قتل کا ساماں کئے ہوئے

خنجر سے کیا ڈرینگے قتیلانِ عشق جو
سینہ سپر ہیں چاک گریباں کئے ہوئے

بھڑکا کے تُو فساد کو ہوتا ہے خوش بہت
کذب اور افترا کو ہے پنہاں کئے ہوئے

برسا رہا ہے آگ کے انگارے دھڑک
سینوں کو مسلموں کے تو بریاں کئے ہوئے

ظالم ہمیں نہ چھیڑ کہ اب جوشِ اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کئے ہوئے

قسمت کو رو رہی ہے تمہاری تو مشتِ خاک
ہر لحظہ توڑتے ہو جو پیماں کئے ہوئے

اُلٹا ہے خوغہ زن جو اہانت کا مرتکب
مشکل ہماری خود ہے وہ آساں کئے ہوئے

طوفانِ بحرِ عشقِ محمدؐ کو جا کے دیکھ
کتنے ہیں گورے کالے مسلماں کئے ہوئے

بے خوف عاشقانِ محمدؐ بڑھے چلو
سایہ ہے تم پہ آپ ہی یزداں کئے ہوئے

اے دردؔ جا کے دل میں تُو اب دشمنوں کے اٹھ
بیکار کیوں ہے بیٹھا تو درماں کئے ہوئے

خطبۂ نکاح

تم زندہ بنو اور زندہ قوموں کی طرح خود اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ ——— مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۱۴ جولائی ۱۹۵۲ء بروز دوشنبہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی دار السلام منزل بیرون دہلی دروازہ لاہور کی صاحبزادی سارہ بر جیس صاحبہ کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر پیرہارون الرشید صاحب ابن مکرم جناب پیر منظور الحق صاحب خزانچی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ساتھ پڑھا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی لاہور ایک

پرانے مخلص احمدی خاندان

میں سے ہیں۔ یعنی وہ میاں فیملی میں سے ہیں جن کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ابتداء دعوے سے مخلصانہ تعلقات رہے ہیں۔ میاں چراغ الدین صاحب مرحوم جن کے ڈاکٹر عبد الحمید صاحب پوتے ہیں اور لڑکی ان کی پڑپوتی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اتنا پرانا تعلق رکھنے والے تھے۔ کہ میری پیدائش پر جب میرا عقیقہ ہوا۔ تو اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بھی لاہور سے بلوایا تھا۔ اس سے سمجھ لو کہ ان کے کتنے پرانے تعلقات تھے۔ میری پیدائش کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کا اعلان فرمایا تھا۔ اور مسیحیت کا دعوےٰ آپ نے اس کے قریباً سال ڈیڑھ سال بعد کیا۔ پس میری پیدائش پر انہیں عقیقہ کی تقریب میں لاہور سے بلانا اسی صورت میں ہو سکتا تھا۔ جب وہ سالہا سال پہلے سے مخلصانہ تعلقات رکھتے ہوں۔ گویا میری عمر سے بھی زیادہ اس خاندان کے تعلقات کی عمر ہے۔ کم سے کم بھی سمجھ لیا جائے۔ تو سات آٹھ سال پہلے کے تعلقات ضرور ثابت ہوتے ہیں۔

میری پیدائش

۱۸۸۹ء میں ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے سمجھنا چاہیئے کہ ان کے تعلقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ۱۸۸۰ء سے چلے آرہے تھے گویا براہین کے زمانہ سے یا اس سے بھی پہلے کے تعلقات ہیں۔ پس اس نکاح میں ایک فریق تو وہ ہے جو میاں چراغ الدین صاحب کے خاندان میں سے ہے۔ دوسرا فریق بھی ایسے ہی پرانے تعلقات والوں میں سے ہے۔ یعنی پیر منظور الحق صاحب جو لڑکے کے والد ہیں۔ یہ پیر افتخار احمد صاحب کے لڑکے ہیں اور پیر افتخار احمد صاحب حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے سالے اور

صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی

کے لڑکے تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے ہی بشارت دی تھی۔ کہ آپ ایک دن مسیحیت کے منصب پر فائز ہونے والے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ایک خط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعوے سے پہلے ہی لکھا کہ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابھی دعوے نہیں فرمایا تھا لیکن

روحانیت اور تقوےٰ

کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان پر یہ انکشاف فرما دیا۔ اور جبکہ اور لوگ دعوے کے بعد بھی مخالفت کرنے لگے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں دعوے سے پہلے ہی بتا دیا۔ کہ ہم اسے مسیح بنانے لگے ہیں۔ دیکھو کتنا بڑا فرق ہوتا ہے روحانی نگاہ کا اور جسمانی نگاہ کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخر ایک ہی چیز تھے دو نہیں تھے۔ مگر ایک وجود دعوے کے بعد ہر قسم کے دلائل دینے کے باوجود ہر قسم کے نشانات دکھانے کے باوجود مولویوں کی نظر میں کافر ٹھہرتا ہے۔ انہوں نے دعوے سنا دلیلیں سنیں نشانات دیکھے معجزات دیکھے مگر پھر فتوےٰ لگا دیا کہ یہ شخص کافر ہے۔ لیکن دوسرا آدمی جو روحانی تھا۔ اس نے نہ دعوےٰ سنا نہ دلیلیں سنیں نہ نشانات دیکھے نہ معجزات دیکھے۔ مگر اس کی آنکھوں نے بھانپ لیا کہ اس پر

خدا تعالےٰ کے انوار

نازل ہونے والے ہیں اور پیشتر اس کے کہ وہ دعوےٰ کرتا اس نے کہا میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔ یہ کتنا نمایاں فرق ہے جو دکھائی دیتا ہے۔ ایک آنکھ دعوے سے پہلے ہی دیکھ لیتی ہے۔ اور دوسری آنکھ دعوےٰ سننے اور دلائل سننے کے بعد بھی نہیں دیکھ سکتی۔ غرض ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نہایت اخلاص پر مبنی تھا۔ اور اسی وجہ سے جب حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی کی ضرورت محسوس ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے لئے اس جگہ رشتہ کرنا پسند فرمایا۔ غرض یہ

دونوں خاندان

احمدیت سے پرانا تعلق رکھتے ہیں لیکن اصل حقیقت تو یہ ہے کہ پرانا اور نیا رب نسبتی چیزیں ہیں۔ جب تک پیوند قائم رہے پرانا زیادہ برکت کا مستحق ہوتا ہے۔ اور نیا اس سے کم لیکن جب آئندہ نسل اپنے تعلقات کو منقطع کرلے۔ تو خدا نہ پرانے کا لحاظ کرتا ہے نہ نئے کا۔ خدا تعالےٰ کا سلوک ہمیشہ تعلق کی بناء پر ہوتا ہے۔ دنیا میں بھی دیکھ لو جب تک کوئی دوست تم سے اچھا سلوک رکھتا ہے۔ تم اس سے محبت اور پیار کے ساتھ پیش آتے ہو۔ اور اگر وہ دشمن ہو جاتا ہے۔ تو تم بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ تم اپنے کسی دشمن کو موقعہ دو کہ وہ تمہارے کھانے میں زہر ملا دے۔ اس لئے کہ وہ

آج سے پانچ سال پہلے

تمہارا دوست ہوا کرتا تھا۔ جب وہ دشمن ہو جائے گا تو وہ بہرحال تمہیں دکھ دینے کی کوشش کرے گا۔ چاہے وہ تمہارا پانچ سالہ دوست ہو یا دس سالہ دوست ہو۔ جب دنیا میں تمام سلوک تعلقات پر منحصر ہوتا ہے۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسکو نظر انداز کر دے۔ جب اچھے خاندان اور پرانے خاندان اپنے تعلقات کو قائم رکھتے ہیں۔ تو خدا ان کا زیادہ لحاظ کرتا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رضؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ عرب میں سب سے زیادہ شریف خاندان کونسے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہی جو پہلے شریف تھے۔ بشرطیکہ وہ خدا تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کریں۔ اگر وہ تقوےٰ اختیار کریں گے تو خدا تعالےٰ ان کی قربانیوں کو قبول کرے گا۔ اور ان کے باپ دادا کی خدمات کی وجہ سے بھی ان کو اپنی برکتوں سے حصہ دے گا۔ اور اگر وہ کمزور ہو جائیں گے۔ تو محض اس وجہ سے کہ ان کے باپ نے قربانی کی تھی یا دادا شہید ہو گیا تھا۔ یا پردادا نیک تھا یا چچا زیادہ چندے دیا کرتا تھا۔ وہ خدا تعالےٰ کے فضلوں کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ ان باتوں سے بطلانت ہی کیا ہے۔

مثل مشہور ہے

کہ کسی نے پوچھا کہ گیدڑ جو رات کو چلاتے اور شور مچاتے ہیں۔ تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ جواب دینے والا کوئی باذاق آدمی تھا۔ کہنے لگا رات کو ایک گیدڑ ایک طرف کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے دوسری طرف۔ وہ گیدڑ جو علیحدہ کھڑا ہوتا ہے کہتا ہے پدرم سلطان بود۔ میرا باپ بادشاہ تھا۔ اس پر تمام گیدڑ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ترا چہ ترا چہ یعنے پھر تجھے کیا؟ پھر تجھے کیا؟ اگر وہ بادشاہ تھا تو ہو چکا۔ اس کی بادشاہت کا اب تجھے کیا فائدہ ہے۔ یہ مثال کسی نے اس لئے بنائی ہے کہ یہ کہنا کہ میرا باپ ایسا تھا۔ اور میرا دادا ایسا تھا یہ کوئی خوبی کی بات نہیں یہ تو گیدڑوں والی بات ہے گیدڑ خود شکار نہیں کرتا بلکہ وہ شیر کا مارا ہوا شکار کھایا کرتا ہے۔ اسی طرح بعض قومیں ایسی گندی ہوتی ہیں کہ وہ آپ تو کام نہیں کرتیں اور قصے سناتی رہتی ہیں کہ ہمارے باپ نے یوں کیا اور ہمارے دادا نے یوں کیا اگر تم نے اپنی زندگی میں کچھ نہیں کیا تو تمہارے باپ اور دادا اور چچا کی قربانیاں تمہارے کام نہیں آسکتیں

انہوں نے تو جو بدلہ لینا تھا وہ اللہ تعالیٰ سے لے لیا مرنے والے مر گئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے نعمتیں لے لیں وہ نعمتیں انہوں نے اپنی نسل کے لئے رکھ نہیں چھوڑیں بلکہ

ساری کی ساری نعمتیں

انہوں نے خود وصول کر لی ہیں۔ ایک پیسہ اور دھیلہ تک انہوں نے اپنی اولاد کے لئے نہیں چھوڑا۔ اب اولاد کا کیا حق ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اپنے لئے کافی سمجھے؟ اگر واقعہ میں انہوں نے قربانیاں کی ہیں اور قربانیاں کرنا اچھی چیز ہے تو خود بھی قربانیاں کریں اور وہ مقام حاصل کریں جو ان کے باپ دادا نے حاصل کیا تھا۔ بہرحال جب کوئی شخص نیکی پر قائم رہتا ہے تو اس کے باپ دادا کی نیکی کسی حد تک اسے ضرور فائدہ پہنچاتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنتیوں کے ساتھ ان کے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو بھی رکھا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ مومن اور نیک عمل کرنے والے ہوں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ طاقتور کو کمزور کے ساتھ ملایا جائیگا بلکہ کمزور کو طاقتور کے ساتھ ملایا جائے گا اور نچلے درجہ والے کو اوپر کا مقام رکھنے والے رشتہ دار کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا۔ تو رشتہ داری کا تعلق بھی کچھ نہ کچھ فائدہ تو دیتا ہے مگر

قرآن کریم بتاتا ہے

کہ یہ فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب انسان خود ایمان اور عمل صالح پر قائم ہو۔ جو لوگ ایمان اور عمل صالح پر قائم نہیں ہوں گے انہیں یہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔ بہرحال یہ دونوں خاندان ایسے ہیں جن کا عزت سے نام لیا جاتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے حقیقی برکت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب آئندہ نسل بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرے میاں چراغ الدین صاحب نے خدا تعالیٰ سے کوئی پروانہ نہیں لیا ہوا تھا۔ اگر ویسی ہی قربانیاں آج کوئی اور شخص کرے اور سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو سچے طور پر وقف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے نام کو بھی بلند کر دے گا۔ اس کی عزت کو قائم کر دے گا اور اس کے کارناموں کو یاد رکھنے والے لوگ پیدا کر دے گا۔ خدا تعالیٰ کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔ بدقسمت انسان آپ ان دروازوں کو بند کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس مقام کو کہاں حاصل کر سکتا ہوں جو پہلے لوگوں نے حاصل کیا اس طرح وہ

خدا تعالیٰ کی رحمت

سے مایوس ہو کر اپنی عملی قوتوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ تمہیں نئی برکتیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تم مُردوں کی قربانیوں پر فخر کرنا چھوڑ دو تم زندہ ہو اور زندہ قوموں کی طرح خود ان نعمتوں کو حاصل کرو!!

جب ہم اپنے آپکو احمدی کہتے ہیں تو ہم اپنے آپکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت احمدؐ کی طرف منسوب کرتے ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سوال کا جواب

کراچی سے ایک صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مندرجہ ذیل سوال کیا تھا

سوال:۔ جب کبھی بھی آپ نے اپنے اشتہارات یا دیگر پمفلٹ شائع فرمائے ہیں۔ ان کے نیچے "جماعت احمدیہ" لکھوایا ہے۔ حالانکہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو نبی کے نام کی بھی نسبت نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ مومن اور مسلمان کہلائے۔ پھر آخر کونسی بنار پر آپ کے پیروؤں کو "احمدی" کہلانے کی ضرورت پیش آئی اور یہ نسبت کس شخص کی طرف عود کرتی ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کا جو جواب ارشاد فرمایا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

مکرمی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی چٹھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ملاحظہ میں آئی حضور نے بعد ملاحظہ فرمایا۔

آپ کا خط ملا۔ احمدی نام ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے وقت حضرت مرزا صاحب نے رکھا تھا۔ کیونکہ لوگوں نے کہا تھا کہ اس مردم شماری میں فرقے بھی لکھے جائیں گے۔ چونکہ باقی جماعتیں حنفی۔ شافعی اہلِ حدیث، شیعہ وغیرہ اپنے اپنے فرقہ کا نام لکھائیں گی لہٰذا ہماری جماعت بھی اپنے امتیازی نشان کے طور پر اپنے آپ کو احمدی لکھائے۔ حضرت مرزا صاحب نے اس نام کی وجہ یہ بتلائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بڑے نام تھے ایک محمدؐ دوسرا احمدؐ۔ اس زمانے میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض جمالی طور پر ظاہر ہوئے ہیں اور آپ کا احمدؐ نام جمالی صفت پر دلالت کرتا ہے اور اس امر پر سب صوفیاء اسلام متفق ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس صفت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہماری جماعت کے لوگ مردم شماری میں احمدی مسلم لکھوائیں۔ پس جب ہم اپنے آپ کو احمدی لکھتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت احمدؐ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ ہم اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیوں منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے مسلمانوں کا نام مسلمان رکھا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ سارے مسلمانوں نے مختلف فرقوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا شروع کر دیا اور اپنے لئے ایک امتیازی نشان قرار دے لیا۔ اس لئے ہم بھی اپنے آپ کو شناخت کرانے کے لئے مجبور ہو گئے کہ کوئی نام رکھیں۔ ہم نے بجائے بعد کے آئمہ کے اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیا۔ آپ اپنے خط کے کاغذ ہی کو دیکھ لیں۔ اس پر آپ نے اول تو اپنے نام کے ساتھ اپنے والد صاحب کا نام لکھا ہے۔ پھر اپنے نام کے ساتھ امتیازی صفت لکھی ہے اس کی بھی یہی غرض ہے کہ دوسرے آدمیوں سے آپ کی شناخت ہو جائے۔ اس طرح پتہ جو لکھا ہے اس کے آخر میں کراچی ۲ لکھا ہے اس کی بھی غرض یہی ہے کہ کوئی حیدرآباد خط نہ بھیجدے۔ بلکہ کراچی ۲ کو خط نہ بھیجدے پھر ڈینسو روڈ لکھا ہے اس سے بھی یہی غرض ہے کہ کوئی شخص خط کو کلفٹن روڈ یا الفنسٹن سٹریٹ یا جیل روڈ نہ بھیج دے۔ پھر ساتھ ہی فاروق منزل لکھا ہے۔ اس سے بھی غرض یہی ہے کہ کوئی ۶ یا ۵ فاروق منزل پر خط نہ بھیج دے۔ پس شناخت کے طور پر کچھ نہ کچھ نام رکھنا پڑتا ہے۔ کسی نے اپنے آپ کو امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کر لیا۔ کسی نے امام شافعی کی طرف۔ کسی نے امام مالک کی طرف۔ ہم نے اپنے آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے احمدی کہلانا شروع کر دیا۔ ورنہ حنفیوں کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ شافعیوں کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور یہ فرقوں کے نام شناختی بورڈ ہیں ہیں۔ سب کے سب مسلمان ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ھو سماکم المسلمین۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

بہشتی مقبرہ قادیان میں بجلی کے پمپ کا افتتاح

انقلاب ۴۷ء کے بعد جہاں بہشتی مقبرہ کی حفاظت کے لئے چاردیواری کی ضرورت محسوس کی گئی وہاں پانی کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے بجلی کے پمپ کی بھی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے باوجود مالی مشکلات کے اس وقت کے ازالہ کے لئے پمپ لگانے کا فیصلہ کیا۔ یہ کام نظارت جائیداد صدر انجمن کی زیر نگرانی گذشتہ ماہ شروع کیا گیا اور مورخہ ۲۷/۷/۵۲ کو بفضلہ تعالےٰ اختتام کو پہنچا۔ مشین پمپ آج سے کئی روز قبل لگ چکی تھی۔ کل بجلی کا کنکشن بھی مل گیا ہے۔

اس سلسلہ میں محکمہ متعلقہ بجلی ضلع کرنے والوں کا بیحد ممنون ہے جنہوں نے تعاون کا بہترین نمونہ دکھایا اور اپنی رخصت کا سارا دن کام کر کے شام سے پہلے پہلے فٹنگ مکمل کر دی۔ چنانچہ کل ہی بعد نماز عصر ۵ بجکر ۵۰ منٹ پر حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی قادیان نے درویشان کی ایک کثیر تعداد کی موجودگی میں دعا کے ساتھ پمپ کا افتتاح فرمایا۔ پانی کی رفتار کا اس طرح اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر بہشتی مقبرہ کا بہت سا حصہ سیراب ہو گیا۔ الحمدللہ۔

یہ کتنا دلفریب نظارہ تھا۔ پانی اچھل اچھل کر عجیب کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ ہر درویش کا دل خوشی اور مسرت کے جذبات سے لبریز تھا۔ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں پر شکرانہ کے گیت گا رہا تھا۔ اس پمپ سے نہ صرف یہ کہ مقبرہ بہشتی کا باغ اور بڑا باغ سیراب ہوں گے۔ بلکہ مقبرہ سے ملحقہ زمین جو اس وقت ہمارے قبضہ میں ہے بھی سیراب ہو گی۔ نیز مقبرہ کے ارد گرد دیگر زمیندار احباب بھی اس کے پانی سے اپنے کھیتوں کو سیراب کر سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس امتحانی دور میں نہایت ہمت اور استقلال کے ساتھ قادیان میں ٹھہرنے اور خدمتِ دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ہمیں شعائر اللہ کی حفاظت اور ان کی آبادی کی بھی سعادت عطا فرمائے آمین۔

خاکسار محمود احمد عارف واقف زندگی درویش قادیان ۲۸/۷/۵۲

خدام کا بارھواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہمارا بارھواں سالانہ اجتماع ۳۰۔ ۳۱۔ اکتوبر اور یکم نومبر کو ربوہ میں منعقد ہو گا۔ یہ اجتماع نوجوانوں کی عملی تربیت کا مظہر ہوتا ہے۔ خدام اس میں اپنی علمی اور عملی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس اجتماع میں شمولیت کے لئے خدام کو ابھی سے تیاری شروع کرنا چاہیئے۔

اجتماع پر اخراجات کے لئے مرکز کو چار پانچ ہزار روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت تک مرکز میں صرف سوا سو روپیہ موصول ہوا ہے۔ زعماء اور قائدین حسب شرح چندہ اجتماع کی وصولی کر کے جلد تر دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تا دفتر کا حقہٗ وقت پر اشیاء خرید سکے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگانیوالے علماء — مسلمانوں کی نظر میں

(از مکرم خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

احمدی پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا ہے۔ وہ ہر سال فریضۂ حج بھی ادا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر احکام اسلامی پر کاربند اور دنیا کے تقریباً تمام تاریک و تار ممالک میں دین اسلام کی شمع روشن کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ ان امور کے باوجود احراری لیڈر اور ان کے ہمنوا احمدیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج اور خدا اور رسول کا دشمن قرار دیئے جانے کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ ان پر شدید مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ مذاہب عالم کی تواریخ کے اوراق بتاتے ہیں۔ کہ ابتدائے آفرینش سے حق پرستوں کے ساتھ ایسا ہوتا ہی چلا آیا ہے۔ احمدی ان حالات کو دیکھ کر خوفزدہ نہیں ہوتے۔ ان کے ایمان میں لغزش واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اپنے حریفوں کے مظالم سہنے اور قسم قسم کی تکالیف برداشت کرنے میں لذت محسوس کرتے ہیں۔ ان کے ایمان میں پہلے کی نسبت اضافہ ہی ہوتا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جو علماء اور ان کے رفقاء احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رہے ہیں۔ اور شب و روز "جماعت احمدیہ کو اقلیت قرار دیا جائے" کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی مذہبی اعتبار سے اپنی کیا حالت ہے؟ کیا وہ سارے حقیقی مسلمان بن چکے ہیں۔ کہ انہیں احمدیوں کے اسلام کا فکر ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جو ہر مسلمان کے سامنے آنا چاہیئے۔

آیئے ہم آپ کو علماء اور اس زمانہ کے مسلمانوں کی خستہ حالی کا قدرے نمونہ قوم مسلم کے لیڈروں ہی کی زبان و قلم سے دکھائیں۔ تا آپ غور فرما سکیں۔ کہ جبکہ ان لوگوں کی اپنی حالت اس قسم کی ہے۔ تو یہ لوگ احمدیوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ لگانے اور جماعت احمدیہ کو اقلیت قرار دینے میں کیونکر حق بجانب سمجھے جا سکتے ہیں۔

موجودہ زمانہ کے علماء

رسالہ "صحیفہ اہلحدیث" کراچی کی ایک اشاعت میں لکھا ہے:۔

"علمائے یہود و نصاریٰ بھی آسمانی کتابوں میں تحریف و تبدیل کر کے دعوتِ اسلام پر کان نہ دھرنے کو حق بجانب سمجھتے تھے۔ بعینہٖ آج ہمارے علماء سُوء بھی محرفین یہود کے قدم بہ قدم چل کر قرآن کے معانی و مطالب میں ردّ و بدل کر کے صحیح دین سے کنی کترا رہے ہیں۔"

(صحیفہ اہل حدیث جلد ۳۱ ع ۳ ص ۲۹)

مولوی حکیم برق صاحب ہزاروی اپنے مضمون "ترقی کا پرچم" میں رقمطراز ہیں:۔

"علماء سُوء اور ملایانِ دجل طراز۔ ننگِ شریعت۔ ننگِ انسانیت اور ننگِ حق و صداقت ملّا۔ حق فروش ضلالت بردوش ملّا ان کی مملکت دجل و مثال ہی تخت۔ عزت و اقتدار اور مسند شرف و فضیلت پر بیٹھے تضلیل و اغوا اور شر و فساد کے فرائض بجا لا رہے ہیں۔" (رسالہ "صحیفہ اہلحدیث" کراچی ۹ راپریل ۱۹۵۱ء ص ۲۱)

رسالہ "مولوی" دہلی کی ایک اشاعت میں لکھا ہے:۔

"خود ساختہ نظریوں اور بحثوں میں الجھے ہوئے قرآن کے مبلغو! پہلے خود قرآن پر عمل کر کے دکھاؤ پھر مسلمان بھی عمل کرنے لگیں گے۔ ابھی تو نہ تم خود عامل بالقرآن ہو اور نہ عوام۔ عوام کو آپ کی گمراہی اور بے عملی نے خراب کر رکھا ہے۔ جس روز خود قرآن کا درس دینے والے اسلام کی صراطِ مستقیم پر آجائیں گے۔ اسی روز عوام کی گمراہی و بے عملی دور ہو جائیگی۔"

(رسالہ "مولوی" جلد ۲۱ م ۲ ص ۱۷)

مسلمانوں کی زبوں حالی

اب ذرا مسلمانوں کی خستہ حالی کا نقشہ ملاحظہ فرمایئے رسالہ "صحیفہ اہلحدیث" میں لکھا ہے:۔

"مسلمانوں میں جب سے تفقہ فی الدین اور تدبر فی الکتاب والسنۃ کا ولولہ اٹھ گیا۔ اور اس کے فقدان نے ان کے اعتقادات کو کھوکھلا۔ عبادات کو بے روح۔ مساعی کو پراگندہ

اور ان کی زندگیوں کو بے ضابطہ و بدنظم کر دیا۔ ان کا عروج اقبال پستی و زوال میں بدل گیا۔ اور یہی اصل مصیبت ہے۔ جس کی ذمہ داری مذہب پر نہیں بلکہ اہل مذہب کی بے عملی و نااہلی پر عائد ہوتی ہے۔"

(صحیفہ "اہل حدیث" کراچی جلد ۳۱ ع ۳ ص ۲)

مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کے مدعی مولوی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی دہلوی لکھتے ہیں:۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جس حالت میں آپ اس وقت ہیں۔ اس میں پانچ وقت کی نمازوں کے ساتھ تہجد اور اشراق اور چاشت بھی آپ پڑھنے لگیں۔ اور پانچ پانچ گھنٹے روزانہ بھی قرآن پڑھیں اور رمضان شریف کے علاوہ گیارہ مہینوں میں ساڑھے پانچ مہینوں کے مزید روزے بھی رکھ لیا کریں۔ تب بھی کچھ حاصل نہ ہوگا۔" (رسالہ "مولوی" دہلی جلد ۸ م ۳ ص ۵)

اسی طرح مودودی صاحب اپنے مضمون "اسلام کا موجودہ تصور" میں لکھتے ہیں:۔

"بازاروں میں جایئے۔ مسلمان رنڈیاں آپ کو کوٹھوں پر بیٹھی نظر آئیں گی۔ اور مسلمان زانی گشت لگاتے ملیں گے۔ جیل خانوں کا معائنہ کیجئے۔ مسلمان چوروں مسلمان ڈاکوؤں اور مسلمان بدمعاشوں سے آپ کا تعارف ہوگا۔ دفتروں اور عدالتوں کا چکر لگایئے رشوت خواری۔ جھوٹی شہادت۔ جعل۔ فریب۔ ظلم اور ہر قسم کے اخلاقی جرائم کے ساتھ آپ لفظ مسلمان کا جوڑ لگا ہوا پائیں گے۔ سوسائٹی میں پھریئے کہیں آپ کی ملاقات مسلمان شرابیوں سے ہوگی۔ کہیں آپ کو مسلمان قمار باز ملیں گے۔ کہیں مسلمان سازندوں اور مسلمان گویوں اور مسلمان بھانڈوں سے آپ دوچار ہوں گے۔ بھلا غور تو کیجئے۔ یہ لفظ مسلمان کتنا ذلیل کر دیا گیا ہے۔ اور کن کن صفات کے ساتھ جمع ہو رہا ہے۔ مسلمان اور زانی مسلمان اور چور مسلمان اور شرابی مسلمان اور قمار باز مسلمان اور رشوت خور اگر وہ سب کچھ جو ایک کافر کر سکتا ہے وہی ایک مسلمان بھی کرنے لگے۔ تو پھر مسلمان کے وجود کی دنیا میں حاجت ہی کیا ہے .... کیا اس قدر ذلیل اور رسوا ہو جانے کے بعد بھی اسلام اور مسلمان کی وہ رفعت باقی رہ سکتی ہے۔ کہ سر اس کے آگے عقیدت سے جھک جائیں۔ اور آنکھیں اس کے لئے فرشِ راہ بنیں۔ جو شخص بازار بازار اور گلی گلی خوار ہو رہا ہوگا۔ کبھی اس کے لئے بھی آپ نے کسی کو ادب سے کھڑے ہوتے دیکھا ہے۔"

(رسالہ "مولوی" دہلی جلد ۲۹ ع ۶ صفحہ ۳۴)

امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری یہ شعر پڑھنے کے بعد ؎

بتوں سے تجھ کو تمنا خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

کہتے ہیں:۔

"یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے۔ کیا یہی اسلام ہے۔ جو نبی نے سکھلایا تھا؟ کیا ہماری رفتار گفتار کردار میں وہی دین ہے۔ جو خدا نے نازل کیا تھا؟ .... میں کہتا ہوں۔ کہ گورنری سے گداگری تک مجھے ایک بات ہی بتلاؤ۔ جو کہ قرآن اور اسلام کے مطابق ہوتی ہو ...... کاش! اسلام کا کہیں نظارہ ہوتا۔ کوئی بستی ہوتی جہاں اسلام بستا.... ہمارا تو سارا نظام کفر ہے۔ قرآن کے مقابلہ میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔ قرآن صرف تعویذ کے لئے قسم کھانے کے لئے ہے۔"

(احراری اخبار "آزاد" لاہور ۹ ردسمبر ۱۹۴۹ء)

خدا را بتایئے جن علماء کی مسلمانی کا یہ عالم ہو۔ وہ جماعت احمدیہ پر کفر و ارتداد کا کیونکر فتویٰ لگا سکتے ہیں؟ ایسے اصحاب کو پہلے اپنا فکر کرنا چاہیئے۔ چہ جائیکہ پاکستان میں شور و غل مچاتے کہ قرآن پاک کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے والے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی زندگیوں کو اسلام کے لئے وقف کرنے والے اور اپنے اعزا و اقربا اور پیارے وطنوں کو خدا اور رسول کی خاطر خیرباد کہہ کر کئی کئی سال ممالک غیر میں کفر و الحاد کے مقابل نورِ اسلام کو پھیلانے والے احمدیوں کو کافر و مرتد قرار دو۔

اے علمائے اسلام! کیا یہ حیرت کا مقام نہیں۔ کہ بقول امیرِ شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری جن لوگوں کا "سارا نظام کفر ہے۔" وہ تو آپ کے نزدیک اصلی اور حقیقی مسلمان ٹھیرے۔ لیکن جو عملاً اسلامی احکامات بجا لا رہے ہیں۔ وہ آپ کی نظر میں بُرے سے بُرے اور کافر و مرتد اور واجب القتل سمجھے جا رہے ہیں۔ کیا خدا ترسی اسی کا نام ہے؟ کیا مسلمان اسی کو کہتے ہیں؟ للّٰہ سوچیئے سمجھیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور آخر ایک دن سب نے پیش ہونا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

ضروری اطلاع

احباب جماعت اور جملہ سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ دفتر محاسب کو ہر قسم کی رقومات بھجواتے وقت درج ذیل امور کا خاص خیال رکھا کریں:۔

(۱) اگر رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائے۔ تو اس کے کوپن پر اپنا مکمل پتہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔

(۲) کوپن منی آرڈر پر چونکہ کافی تفصیل درج کی جا سکتی ہے۔ اس لئے اس سے ضرور فائدہ اٹھایا جائے۔

(۳) ڈرافٹ اور چیکس ہمیشہ بنام صدر انجمن احمدیہ پاکستان جاری کروائے جائیں۔ اور انہیں محفوظ کرنے کے لئے ہمیشہ کراس کر کے بھیجا جائے۔

(۴) چیکس اور ڈرافٹ کوشش کی جائے۔ کہ لاہور کراچی۔ لائل پور۔ سرگودھا۔ اور چنیوٹ کے بنکوں پر بھجوائے جائیں۔ تا کمشن کی بچت رہے۔

(۵) بنکوں میں نقد روپیہ براہِ راست جمع کرانے کی صورت میں اس بات کا خیال رکھا جائے۔ کہ بنک سلپ پر حساب کا نام ہمیشہ "صدر انجمن احمدیہ پاکستان" تحریر کیا جائے۔

(۶) ہمارے حساب میں نقد روپیہ یا چیکس جمع کرانے کے بعد بنک کی رسیدات جلد سے جلد مع تفصیل دفتر محاسب کو بھیج دیا کریں۔

(۷) صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے حساب بنک میں روپیہ جمع کراتے وقت اپنا نام ضرور درج کروایا کریں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

جامعہ نصرت کالج ربوہ میں داخلہ

گرمیوں کی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ جامعہ نصرت ربوہ ۳ رستمبر کو کھلے گا۔ اور فرسٹ ایر میں داخلہ دس دن تک جاری رہے گا۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی بچیوں کو اپنے کالج میں داخل کروائیں۔ تا کہ وہ بری صحبتوں سے محفوظ رہ کر دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کر سکیں۔ پراسپکٹس پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔

ڈائرکٹرس جامعہ نصرت کالج ربوہ۔ ضلع جھنگ

درخواست دعا:۔ میری والدہ صاحبہ بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب بیماری زیادہ بڑھ گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ مولوی محمد لطیف تنہال۔

ہمارا مذہب کافروں کے مقابلہ میں ہمیں یہ تلقین کرتا ہے کہ دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں

لیکن ہم ان لوگوں کو بھی یہ رعایت نہیں دیتے جو اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں

روزنامہ انجام کراچی ۲۸ جولائی ۱۹۵۲ء

مکّہ فتح ہو چکا تھا!

وہی مکّہ جہاں کے بڑوں نے اور بوڑھوں نے، بچوں نے اور عورتوں نے، شاعروں اور عامیوں نے، زر داروں نے اور مفلسوں نے، آقاؤں نے اور غلاموں نے، جنگ آزماؤں نے اور امن پسندوں نے کامل اتحاد و اتفاق جوش و خروش اور یک جہتی کے ساتھ یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اسلام کے داعی کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ پھر وہ کون سے لرزہ خیز مظالم تھے جو ایک خدا کی پرستش کا نعرہ لگانے والے اس سچے شخص پر نہیں توڑے گئے؟ یہاں تک کہ وہ ہجرت پر مجبور ہو گیا۔ جاتے وقت اُس نے کتنی حسرت اور درد کے ساتھ اپنے وطن عزیز کو مخاطب کر کے کہا تھا۔

"اے مکّہ، تو مجھے بہت عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھے نہیں رہنے دیتے"! ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ کہکر وہ ایک نئے دیس ایک نئے ماحول، اور ایک نئی بستی میں پہونچ گیا۔

خدا کے آخری دین کی تبلیغ جاری رہی، عرب کے دوسرے شہروں اور قریوں کی طرح بالآخر مکّہ کے باشندوں نے بھی یہ دین قبول کر لیا۔

وہی مکّہ جو اسلام کے بدترین دشمنوں؛ اور داعی اسلام کے خوں آشام مخالفوں کا مرکز تھا۔ اب اسلام کا مستحکم قلعہ بن چکا ہے۔ کعبہ میں اب ۳۶۰ بتوں کے بجائے خدائے واحد کی پرستش ہوتی ہے۔ جو لوگ کل محمدؐ (روحی فداہ) کے خون کے پیاسے تھے۔ آج سے اس کے پسینہ پر اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینا۔ حاصلِ حیات سمجھتے ہیں۔

ہجرت کا دسواں سال شروع ہو چکا تھا۔ حج کا ارادہ کر کے سرور کائناتؐ مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے اس سفر اور اس حج کی اہمیت خود شہنشاہ عرب و عجم کی نظر میں بہت زیادہ تھی۔ دوسرے شہروں سے ولاۃ و عمّال اور صحابہ کرام طلب کر لئے گئے تھے۔ شاید اسلئے کہ یہ آخری حج تھا ــــــ حجۃ الوداع!!

۹ ذی الحجہ کو، جمعہ کے روز آں حضرتؐ میدانِ عرفات میں ورود فرما ہوئے۔ ایک لاکھ ۲۴ ہزار مسلمان یہاں مجتمع تھے۔ تکبیر و تہلیل کے غلغلہ سے فضا گونج رہی تھی۔ زمین سے آسمان تک اللہ اکبر کے نعرے پہونچ رہے تھے۔ سرورِ کائناتؐ عرفات کی بلندی پر رونق افروز تھے۔ دامنِ کوہ میں عائشہؓ اور صفیہؓ، علیؓ اور فاطمہؓ، ابوبکرؓ اور عمرؓ، خالدؓ اور بلالؓ، اصحاب صفّہؓ اور عشرہ مبشرہؓ اور سامنے سوا لاکھ کا مجمع اپنے نبی کا آخری خطبہ سننے کے لئے دم بخود کھڑا تھا۔ سکوت اور سکوت کا یہ عالم تھا کہ اگر سوئی بھی گرتی تو اس کی آواز محسوس کر لی جاتی۔

رسول اکرمؐ کو معلوم ہو چکا تھا کہ وہ دنیا سے کوچ فرمانے والے ہیں۔ آج کا خطبہ اسی لئے بہت زیادہ اہم تھا۔ یہ خطبہ اپنی فصاحت و بلاغت، حسن بیان، اور اندازِ کلام افادیت اور معنویت کے اعتبار سے تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس خطبہ میں دنیا سے رخصت ہونے والے رسولؐ نے دنیا میں ہمیشگی کی زندگی بسر کرنے والی امت کو چند ایسی نصیحتیں اور ہدائتیں فرمائیں جو تا قیام قیامت اسکے لئے دستور زندگی اور اصول حیات کا کام دیں گی۔ جن پر عمل کامرانی حیات کا ضامن اور جن سے تغافل خسران و حرمان کا موجب ہے ــــــ حمد و صلوٰۃ کے بعد خطبہ حجۃ الوداع کا پہلا فقرہ، جو نطق رسالت پناہ پر جاری ہوا یہ تھا۔

"اے لوگو

شاید آج کے بعد میں اور تم اس اجتماع میں کبھی دوبارہ جمع نہیں ہوں گے،

جس کے کان تک یہ ارشاد نبوی پہونچا وہ حقیقت حال سمجھ گیا۔ اور اس کی آنکھیں آب گوں ہو گئیں

اور ــــــــ

اور اس خطبہ کا آخری فقرہ جو ہر مسلمان کے کان تک پہونچا یہ تھا

"اے لوگو!!

مذہب میں غلو کرنے سے بچتے رہنا تم سے پہلے کی قومیں اسی غلو کے باعث ہلاک اور برباد ہوئیں"!

حدیث و سیر اور تاریخ کی کتابوں میں یہ خطبہ آج بھی موجود ہے۔ ہم میں سے بہتوں نے اسے پڑھا ہو گا اور شاید کئی بار پڑھا ہو گا۔ اس کی صداقت کا اعتراف بھی کیا ہو گا۔ اس کے حقائق و معارف پر ذہن و دماغ کی صلاحیتیں بھی صرف کی ہوں گی۔ لیکن عمل کا جہاں تک تعلق ہے۔ کیا ہم دیانت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اس پر عمل کیا؟

یہ حنفی ہے وہ شافعی ہے۔ یہ حنبلی ہے وہ مالکی ہے یہ سنی ہے وہ شیعہ ہے یہ تفضیلی ہے وہ خارجی ہے یہ وہابی ہے وہ بدعتی ہے۔ اپنے نفس اور اپنی ذات کے احتساب سے اعتراض و انکار، دوسرے کے خیالات و عقائد کا شدت سے احتساب کیا یہ صحیح اسلامیت ہے؟ کیا یہ مذکور بالا ارشاد نبوی کی عملی نفی نہیں ہے؟

ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اپنے اسلام پر فخر ہے ناز ہے۔ لیکن دوسرے لوگ جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں اُن کا یہ فخر و ناز ہم زور و قوت کے ساتھ (نہ کہ دلائل و براہین کے ساتھ) چھین لینا چاہتے ہیں۔ چھین لینے پر مصر ہیں۔ یہ کتنی بڑی دھاندلی ہے۔ جو ہم نے محض اپنے مذہبی غلو اور عصبیت کے باعث روا رکھ لی ہے۔

کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم اپنے عقائد پر سختی کے ساتھ قائم رہیں۔ دوسروں کے عقائد سختی کے ساتھ قبول کرنے سے انکار کر دیں۔؟ انصاف اور اسلام نے ہمیں یہی حق دیا ہے، اور اسی حق کا استعمال کافی ہے۔ اس حق سے زیادہ اگر ہم مانگتے ہیں تو یہ ہماری زیادتی ہے۔ ہم جوش میں آکر چاہنے لگتے ہیں کہ دوسرے بھی ہمارے دماغ سے سوچیں، ہمارے کان سے سنیں۔ ہماری آنکھوں سے دیکھیں، ہماری زبان سے بولیں، یہ مطالبہ جس طرح سیاسیات میں غلط اور نامنصفانہ ہے۔ بالکل اسی طرح مذہبیات میں بھی یہ سراسر غیر اسلامی ہے۔

ہمارا مذہب کافروں کے مقابلہ میں ہمیں یہ تلقین کرتا ہے کہ "دین کے معاملہ میں زبردستی جائز نہیں"

لیکن ہم ان لوگوں کو بھی جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں یہ رعایت دینے کے لئے تیار نہیں۔

آنحضرتؐ جب کفّار کے انکار سے مایوس و دل برداشتہ ہو گئے۔ تو قرآن کے الفاظ میں خدا نے کہا۔

"یعنی اے محمد تم ان کفار پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو"!

اگر یہ اسلام نہیں لاتے تو خود اپنا نقصان کرتے ہیں۔ تم دل برداشتہ کیوں ہوتے ہو؟ لیکن ہم اسی غم میں گھلے جا رہے ہیں کہ وہ شخص، عقائد و خیالات میں ہمارا پیرو کیوں نہیں؟

آنحضرتؐ واضح الفاظ میں کافروں سے فرماتے ہیں۔ اور قرآن کے الفاظ میں، خدا کے حکم سے فرماتے ہیں۔

"تمہیں تمہارا دین مبارک ہمیں ہمارا"

لیکن ہم یہ الفاظ ان لوگوں سے بھی کہنے کے لئے تیار نہیں۔ جو عقائد و اعمال کی بہت سی چیزوں میں ہم سے ہم آہنگ ہیں ــــــ کیا ہم انہیں وہ رعایت بھی نہیں دے سکتے۔ جو کافروں کو دیتے ہیں۔؟

کیا ہماری یہ ذہنیت غلو فی الدین کی مظہر نہیں ہے؟ کیا اس طرح ہم اپنے محبوب رسول آخر الزمانؐ کے ارشادات کے ماننے سے عملاً انکار نہیں کرتے؟

اسلام کی بنیاد عدل و انصاف اور رواداری پر ہے ــــــ وہ عدل، وہ انصاف، وہ رواداری کہاں؟ جو ہم اپنے ساتھ روا رکھتے ہیں۔ وہ انصاف، وہ عدل، وہ رواداری، جو ہم دوسروں کے ساتھ ملحوظ رکھتے ہیں ــــــ اگر اس جوہر کو ہم نے کھو دیا، اگر اس خوبی سے ہم محروم ہو گئے تو ہمارے پاس رہ کیا گیا؟

جملہ انسپکٹران بیت المال متوجہ ہوں

قبل ازیں متعدد بار اخبار میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ جلسہ سالانہ کے چندہ کی تشویشناک رفتار آمد کے پیش نظر انسپکٹران بیت المال اس طرف خاص دھیان دیں اور جس جماعت کے معائنہ کے لئے جائیں وہاں خاص طور پر اس جماعت میں چندہ جلسہ سالانہ کے لئے تحریک کریں۔ اور اپنی کارکردگی سے دفتر نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انسپکٹران بیت المال نے کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی ہے۔ اور نہ ہی اپنی کارکردگی سے نظارت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا بطور سرکلر انسپکٹران بیت المال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ جماعتوں میں چندہ جلسہ سالانہ کے لئے خاص تحریک کریں۔ اور دفتر نظارت ہذا کو اپنی کارکردگی سے اطلاع دیں

(نظارت بیت المال)

مستورات کیلئے

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے عورتوں کے گروہ! تم ضرور صدقہ (زکوٰۃ) ادا کیا کرو۔ خواہ زیوروں ہی سے ہو۔

کیونکہ قیامت کے دن جہنمیوں میں تمہاری اکثریت ہو گی۔

اسلئے اگر آپ کے زیوروں پر زکوٰۃ واجب ہے۔ تو اسے ادا فرما کر ثواب عظیم حاصل کریں۔

نظارت بیت المال ۔ ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تبلیغ کا بہترین طریق ———— انفرادی تبلیغ

تبلیغ کا بہترین طریق انفرادی تبلیغ ہے۔ قرآن مجید نے اس امر کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ کہ لوگ علیحدگی میں مدعی رسالت کے حالات اور اسکی تعلیم اور اس تعلیم کے نیک اثرات پر غور کریں۔ انفرادی تبلیغ کرنے والے کی تبلیغ کے نتائج بہت جلدی نکلتے ہیں، خصوصاً جب لوگوں میں ناجائز جوش ہو۔ تو وہ وقت انفرادی تبلیغ کے لئے نہایت موزوں ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنے اردگرد کے حالات کو دیکھ کر بھی نتیجہ اخذ کر سکتا ہے۔

احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ موجودہ وقت میں جبکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے طبیعتوں میں تلاش اور جستجو کی تحریک ہو رہی ہے۔ انفرادی تبلیغ پر خاص زور دیں۔ تبلیغ میں مناظرے یا مجادلے کا رنگ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمدردانہ طور پر سادہ الفاظ میں حقیقت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اگر مخالف جوش میں کوئی ناواجب کلمہ کہے۔ یا اور ایسی حرکت کرے۔ تو مومن کا فرض ہے۔ کہ وسعت سے کام لے۔ یہ صبر لفظی تبلیغ سے بدرجہا بہتر ثابت ہوگا۔

انصار اللہ کو خصوصیت سے اللہ تعالےٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے کمربستہ رہنا چاہیئے۔ اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ احباب سے یہ بھی درخواست ہے۔ کہ اپنی تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ضرور بھجوا دیں۔ زعما صاحبان و مہتمم تبلیغ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں انصار سے تبلیغ کا کام لیں۔ اور ان کی رپورٹ لیکر مرکز میں بھجواتے رہیں۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ تبلیغ)

عہدہ داران انصار کی تقرری کا اعلان

مندرجہ ذیل جماعتوں کی مجالس انصار اللہ میں جن عہدہ داران انصار کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور وہ یہ ہیں:-

نمبر شمار	نام جماعت جن کی مجلس انصار اللہ کے لئے عہدہ داروں کا تقرر عمل میں لایا گیا	اسماء گرامی عہدہ داران انصار معہ عہدہ
(۱)	جماعت احمدیہ نارائن گنج مشرقی پاکستان۔	زعیم مولوی احسان اللہ خاں صاحب
(۲)	” ” تیج گاؤں ” ”	زعیم مولوی عبد اللطیف صاحب
(۳)	” ” بھیرہ ضلع شاہ پور۔	زعیم ماسٹر فضل الٰہی صاحب بی۔ اے بی ٹی۔ سکرٹری: میاں خدابخش صاحب محلہ اسلامی باغ۔
(۴)	” ” منڈوراں ضلع کیمبل پور۔	زعیم: چوہدری فتح خاں صاحب۔
(۵)	” ” محمد آباد (سندھ)	زعیم ماسٹر مولابخش صاحب۔ سکرٹری چوہدری عزیز احمد صاحب۔
(۶)	” ” بدین (سندھ)	زعیم چوہدری فضل الدین صاحب۔
(۷)	” ” کلسیاں ضلع شیخوپورہ۔	زعیم چوہدری شمائل خان صاحب بھٹی۔
(۸)	” ” سرائے عالمگیر ضلع جہلم۔	زعیم میر عبد اللہ خاں صاحب۔
(۹)	” ” گوجرخاں۔	زعیم خواجہ ظہور الدین صاحب وکیل۔ سکرٹری۔ راجہ سہراب خاں صاحب۔
(۱۰)	” ” شورکوٹ۔	زعیم: حکیم محمد زاہد صاحب۔
(۱۱)	” ” سکھر (سندھ)	زعیم: سید بشیر احمد صاحب۔
(۱۲)	” ” دادو (سندھ)	زعیم:۔ حامد حسین شاہ صاحب۔
(۱۳)	” ” ظفر آباد اسٹیٹ (سندھ)	زعیم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب۔
(۱۴)	” ” حلقہ ریسٹ امرال۔ راولپنڈی۔	زعیم میاں غلام محمد صاحب ریلوے شیڈ۔ سکرٹری میاں محمد شفیع صاحب ریلوے شیڈ

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی احباب جماعت کے چندوں سے متعلق ضروری اعلان

اگر آپ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم نہیں۔ اور نہ ہی قریب کوئی ایسی جماعت ہے۔ جس میں آپ آسانی سے شامل ہو سکیں۔ تو آپ اپنے چندہ کی رقم براہِ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوا سکتے ہیں۔ ایسے افراد جماعت کے نام بنام کھاتے مرکز میں کھولے جاتے ہیں۔ جن میں ان کے چندوں کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔ اور مرکز ان کو براہِ راست بھی مالی تحریکات سے باخبر رکھتا ہے۔ اگر آپ کا کھاتہ پہلے نہیں کھل چکا۔ اور آپ کو آپ کے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہیں دی جا چکی۔ تو اپنے پورے نام و ڈاک کے پتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ یا اگر کسی صاحب کو ایسے فوجی احباب کے متعلق علم ہو۔ کہ وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت کا قرب نہیں ہے۔ تو ان کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ ایسے احباب کے پورے نام و پتہ ڈاک سے نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے پتے روانہ فرمایئے پتہ خوشخط ہو ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

★ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تبدیلئ نام

میں نے اپنا نام زین العابدین سے بدل کر ضیاء احمد رکھ لیا ہے۔ براہِ مہربانی آئندہ سے مجھے اس نام سے بلایا جائے۔

سید ضیاء احمد لاہور

ولد حافظ سید عبد المجید صاحب مرحوم آف منصوری

آپکا ضروری فرض

ہر عہدیدار جماعت احمدیہ و ذی اثر دوست اور ہر بزرگ کا فرض ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں سب دوستوں کی ادائیگی زکوٰۃ کا اپنے آپ کو ذمہ دار خیال فرمائیں۔ اور جہاں کوتاہی ہوتی دیکھیں۔ پوری توجہ و ذمہ داری سے اسکو پورا کرنے کی ※ سعی فرمادیں اور اگر خود نہ کر سکیں تو اس علاقہ کے اور زیادہ اثر والے دوستوں کو مطلع فرمادیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(نظارت بیت المال)

ہفتۂ استقلال (۷ تا ۱۴ اگست) کیلئے پنجاب مسلم لیگ کی جملہ شاخوں کیلئے ہدایات

(از سید خلیل الرحمن ایم۔ سی۔ اے جنرل سیکرٹری پنجاب مسلم لیگ)

یوم استقلال (۱۴ اگست) قریب آ رہا ہے۔ صوبہ مسلم لیگ نے تجویز کیا ہے کہ اس سال پورا ایک ہفتہ ہماری جماعت قومی سرگرمیوں میں مصروف رہے۔ ۷ اگست سے ۱۴ اگست تک ہفتۂ استقلال منایا جائے گا۔ حصولِ آزادی کے بعد ابھی تک پورے طور پر ہم نے آزادی کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ نہیں دی۔ عہد غلامی کی طرح اب بھی ہمیں "ہنگامہ پسندی" محبوب ہے۔ اگرچہ غلامی کے دور کی بری عادات و خصائل ایک دن میں ترک نہیں کی جا سکتیں اور یہ امر موجب مسرت ہے کہ ہمارے کارکنوں نے اس حقیقت کو محسوس کرنا شروع کر دیا ہے کہ تعمیر امن و سکون میں ہی ہو سکتی ہے اور ہر کام حکومت پر چھوڑنے سے ہم اپنی عزیز مملکت کو مضبوط اور مستحکم نہ کر سکیں گے۔

اس لئے "ہفتۂ استقلال" دراصل ان تعمیری سرگرمیوں کا ہفتہ ہوگا جو بظاہر بہت معمولی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن دراصل وہ اہم قومی مسائل ہیں جن کا ہمارے ملک کی معاشی معاشرتی اور سیاسی زندگی پر گہرا اثر ہے۔

اس لئے اس ہفتہ میں ہمیں اپنے عوام میں جا کر ان اہم قومی کاموں کو سر انجام دینا ہے

کوئی سرگرمی قوم کے لئے مفید ہے یا غیر مفید اس کو پرکھنے کی ایک ہی کسوٹی ہے کہ اس کام کے کرنے سے عوام میں اتحاد۔ یقین۔ اعتماد بڑھتا ہے یا نہیں اگر عوام میں کسی کام کے کرنے سے انتشار پھیلے۔ مایوسی آئے تو فوراً سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ کام نہ قومی ہے اور نہ حب الوطنی کا کام ہے۔

اللہ کے فضل و کرم سے ہماری قوم ابھی تک داخلی طور پر اطمینان اور سکون کی زندگی گذار رہی ہے اگرچہ یہ کہنا غلط ہوگا کہ ہمارے عوام ہر طرح مطمئن ہیں ان کو بجا طور پر کئی شکایات ہیں۔ اختلافات بھی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کوئی بدنظمی نہیں۔

کہیں کہیں حال ہی میں قانون شکنی کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ عوام کے جذبات کو افواہوں کے ذریعے مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم اپنے عوام کے مطالبات شکایات کو حکومت تک پہنچائیں۔ مقامی ہوں تو ان کو فوراً ہی متانت اور دیانت سے حل کریں۔ صوبائی ہوں تو صوبہ تک پہنچائیں۔ مبالغہ آمیزی سے کام نہ لیں اور اپنے عوام کو جو کہ انتہائی نیک دل ہیں سمجھائیں کہ ان کے مطالبات امن و سکون میں ہی جلد پورے ہو سکتے ہیں۔ بدنظمی اور اشتعال سے الجھاؤ بڑھتا ہے۔

اس ہفتۂ استقلال میں جہاں امن و ضبط۔ نظم و سکون کی ایک فضاء پیدا کرنی ہے۔ یہاں مندرجہ ذیل دیگر نہایت اہم امور پر ہم کو کام کرنا ہے۔

(۱) فراہمیٔ گندم کی مہم کو کامیاب بنانا ہمارے قومی فرائض میں داخل ہے۔

اناج چور۔ ذخیرہ اندوز۔ منافع خور قوم کے دشمن عناصر ہیں ان کو کہیں پناہ نہ ملنی چاہیئے۔

(۲) ہمیں اس بات کو صوبہ کے ہر کاشت کار کے کان تک پہنچانا ہے کہ وہ بیج محفوظ رکھے اور اگر اسے کمی محسوس ہو تو درآمد گندم کو کھانے کے لئے خریدے۔ لیکن اپنی گندم کو بیج کے لئے علیحدہ رکھ لے۔ درآمدہ گندم ہماری زمین میں ممکن ہے قطعی کامیاب نہ ہو۔

(۳) ہمیں دیہات کے رہنے والے کاشت کاروں کو زیادہ سے زیادہ رقبہ خریف کی غذائی (۴)

(۴) اجناس کی کاشت کے لئے ترغیب دینی ہے۔ ملک میں قلت خوراک تبھی ختم ہو سکتی ہے۔ کہ اگر ہر طرف غذائی اجناس کی فراوانی ہو۔

(۴) ان امور کی تلقین۔ تحریک کے ذریعہ ۱۴ اگست کو ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر ایک نہایت شاندار قومی میلہ کا انتظام کیا جائے۔ ان میلوں کی ذمہ داری تحصیل مسلم لیگ کے عہدہ داروں پر ہوگی۔ سات دن دیہات میں منظم کام کے بعد یہ میلہ ہمارے کام کی بڑی آزمائش ہوگا۔

اس موقعہ پر علاقہ کے اعلیٰ بیلوں۔ اعلیٰ گائیوں۔ بھینسوں۔ گھوڑوں کے مقابلے کرائے جائیں۔ اور جلسہ میں لوگوں کو

(۱) امن و سکون قومی ترقی کے لئے ضروری ہے
(۲) فراہمیٔ گندم کی مہم ملک و قوم کے مفاد میں ہے
(۳) زیادہ اناج پیدا کرنے سے ہی غذائی قلت دور ہو گی۔
(۴) زیادہ درخت لگانا ملک کی دولت بڑھانا ہے۔
(۵) دیہاتوں کو صاف ستھرا رکھنا۔ بچوں کو تعلیم دلانا ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

(۶) نہروں کا پانی محفوظ کرنا چاہیئے وغیرہ کی تلقین کی جائے۔

(۷) زرعی اصلاحات کے نفاذ پر تمام رکاوٹوں کو ختم کرنا بہت اہم ہے۔

اس کے بعد کبڈی۔ رسہ کشی وغیرہ کے انتظامات کئے جائیں۔ غرضیکہ یہ ہفتہ قومی تعمیر کا ہفتہ کے طور پر منایا جائے گا۔

عوام سے چندے وغیرہ نہ وصول کئے جائیں۔ اگر کوئی اخراجات ہوں۔ تو انتہائی محدود حلقۂ احباب سے ان کا انتظام کیا جائے۔

اگر حکومت کی طرف سے رضاکاروں کے اجتماعات کا انتظام ہو۔ تو اس میں تعاون کریں۔

"ہفتۂ استقلال" کے دوران میں محکمۂ خوراک محکمہ جنگلات۔ محکمہ حیوانات اور محکمہ زراعت کے مقامی افسروں سے تعاون حاصل کریں۔ یہ محکمے ہمارے کاشتکاروں کے لئے مفید ترین محکمے ہیں۔

صوبہ مسلم لیگ نے جو رپورٹ صوبہ مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ ۲۶۔۲۷ جولائی میں پیش کی ہے۔ اسے ہر رکن کو پڑھنا چاہیئے۔ انتظام کیا جا رہا ہے کہ وہ آپ تک پہنچائی جائیں۔

یقین ہے۔ کہ مسلم لیگ کا ہر رکن اس ہفتہ میں پوری جانفشانی سے کام کرے گا۔ اور پاکستان سے اپنی محبت کا عملی ثبوت مہیا کرے گا۔

مسلم لیگ زندہ باد
پاکستان زندہ باد

(سید خلیل الرحمن)

اسلحہ بندی کے مسئلہ پر جاپان کی موجودہ حکومت میں انتشار

ٹوکیو ۵ اگست۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان کی موجودہ برسر اقتدار لبرل پارٹی کے دو گروہوں میں اسلحہ بندی اور دستور اساسی میں ترمیم کے مسائل کے باعث آئندہ عام انتخابات سے قبل پھوٹ پڑ جائے گی۔

ایک سابق وزیر خزانہ نے حال ہی میں وزیر اعظم کی اس پالیسی کی مخالفت کی ہے۔ کہ آہستہ آہستہ نیم فوجی پولیس کو فوجی دفاعی تنظیم میں تبدیل کر دیا جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ لبرل پارٹی انتخابی مہم کے دوران میں مکمل اسلحہ بندی کی حمایت کرے۔ آپ اس پارٹی کے صدر رہیں ہیں ۔۔۔ لیکن موجودہ وزیر خزانہ اس پلان کے مخالف ہیں ان کی دلیل ہے۔ کہ اسلحہ بندی کی ضرورت و اہمیت عوام پر پوری طرح واضح نہیں کی گئی۔ اور اگر لبرل پارٹی نے اس نازک مسئلہ پر کھلم کھلا اظہار رائے کرنا شروع کر دیا تو انتخابات میں وہ اپنی اکثریت کھو بیٹھے گی۔

ان کا بیان ہے۔ کہ مالی لحاظ سے فوری اسلحہ بندی کا خیال محض حماقت ہے۔ جاپان اگر حسب سابق مسلح افواج رکھنا چاہے۔ تو اس کا خرچ بے پناہ ہوگا۔

بعض جاپانی مبصرین کا خیال ہے کہ امریکہ کے ساتھ جاپان کے گہرے تعلقات خاندان سے اسلحہ بندی کرنے پر مجبور کر دیں ۔۔۔ ہو سکتا ہے۔ کہ امریکی اقتصادی امداد کو فوجی امداد میں تبدیل کر دیا جائے۔ (داشاا)

فضائی مسافروں کیلئے ٹھنڈی ہوا کا انتظام

لندن ۵ اگست۔ اطلاع ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ، مشرق بعید اور افریقہ کے ہوائی مستقروں پر برطانیہ میں تیار شدہ خاص قسم کے ریفریجریٹر ٹرک رکھے جائیں گے۔ اس قسم کا ایک ٹرک نیویارک کے بین الاقوامی ہوائی مستقر پر بھی دکھایا گیا ہے۔ جب طیارے مستقر پر اتریں۔ تو ان ٹرکوں کے ذریعہ ان میں سرد ہوا پہنچائی جاتی ہے۔ اور سردیوں میں انہیں کی امداد سے طیاروں کو گرم کیا جا سکتا ہے۔ ان ٹرکوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ سردی فضا سے اترنے کے بعد مسافروں کو گرمی کی تکلیف سے بچایا جائے۔ (داشاا)

لیبیا میں بھارتی سفارتخانہ

نئی دہلی ۵ اگست۔ بھارت اور لیبیا کے درمیان موجودہ دوستانہ تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے دونوں حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے ہاں لیگیشن کی سطح پر سفارتی دفاتر قائم کئے جائیں سرکاری طور پر اس کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ (داشاا)